بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذان و صلوٰۃ وسلام

تصنیف لطیف

شمس المصنفین ،فقیہ الوقت،فیضِ ملّت ،مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اذان وصلوٰۃ وسلام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نحمده ونصلي ونسلم على رسوله الكريم

فقیراُویسی غفرلہ نے اذان سے قبل وبعد''صلوٰۃ وسلام''پڑھنے کے جواز میں چار رسالے لکھے۔ارادہ ہوا کہ مختصر سائز کا مختصر رسالہ لکھ دوں تا کہ سنی اپنے مخالف کو نقد جواب دے سکے کیونکہ مخالفین جونہی اہل سنت کی مساجد سے صلوٰۃ و سلام کی آواز سنتے ہیں تو آگ بگولہ ہو کر عوام کو بہکاتے ہیں کہ

(۱)اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ درود ہی نہیں۔

(۲)اذان سے پہلے یا بعد پڑھنا بدعت ہے۔

(۳)جب سے اسپیکر شروع ہوئے یہ درود شروع ہوا ہے۔

(۴)حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہیں پڑھا وغیرہ وغیرہ۔

یہ سوالات عوام کو بہکانے میں زود اثر ہیں جب کہ یہ تمام باتیں اُصول اسلام اور قواعد دین سے کوسوں دور ہیں لیکن ہر بدمذہب کی عادت ہے عوام کو بہکانے میں ایسی تمام باتیں کرے گا جس سے عام آدمی جلد تر پھنس جائے۔

فقیراُویسی غفرلہ اُصولی طور پر چند معروضات پیش کرتا ہے جسے عام سنی اگر پورے وثوق سے مخالف کو جواباً کہے تو تجربہ کر لے کہ بڑے سے بڑا بھی دم دبا کر بھاگنے کو اپنی عافیت سمجھے گا۔(انشاءاللہ تعالیٰ)

قرآن شریف میں ارشاد ھے:

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حکم فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ (پارہ۲۲،سورۂ احزاب،آیت ۵۶)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی ﷺ) پر،اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

فائدہ: آیت میں اللہ عزوجل نے بغیر کسی وقت کی قید کے مطلق درود وسلام پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اب اذان سے پہلے یا بعد نہ پڑھنے کی قید لگانا اپنی طرف سے درست نہیں (ایسی قید بڑھانے کا نام تحریف قرآن ہے)

فرمانِ رسول اللہ ﷺ: قَالَ أُبَيٌّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ

لَكَ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ مَا شِئْتَ قَالَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ [1]

یعنی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں تو اس کی مقدار اپنے اوقات میں سے کتنی مقرر کروں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک چوتھائی حضور نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھادے تو تیرے لئے بہتر ہے تو میں نے عرض کیا کہ نصف کردوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھادے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے میں نے عرض کیا دو تہائی کردوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھادے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے ۔میں نے عرض کیا یارسول اللہ! پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لئے مقرر کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے امور کی کفایت اللہ کرے گا اور تیرے تمام گناہ ڈھل جائیں گے۔

اسلام کے قواعد واصول

(۱) اللہ تعالیٰ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کو صلوٰۃ وسلام کا حکم فرمایا ہے کیونکہ یاایھا الذین امنوا میں مومن شامل ہے بے ایمان کے لئے حکم نہیں ہے اگر کوئی درود وسلام نہیں پڑھتا تو وہ فیصلہ خود کرلے کہ وہ کون ہے؟ اور سنی کو مبارک کہ وہ درود وسلام پڑھ کر خود کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے مومنوں میں داخل کررہا ہے اور جو درود وسلام کے بارے میں کسی غلط خیالی سے شک کرتا ہے یقین کیجئے کہ وہ ایمان میں ناقص ہے۔

(۲) قرآن وحدیث میں جہاں مطلق اور عام حکم ہے اس میں اپنی طرف سے قید لگانا گمراہی کی علامت ہے جب تک کہ خود قرآن وحدیث قید نہ لگائے مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ؕ (پارہ۲،سورۃالبقرہ،آیت ۱۸۶)

ترجمہ: دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔

اور اذکرو اللّٰہ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔

---

[1] (سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع عن رسول اللہ، جلد 4، صفحہ 636، حدیث 2457، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

جیسے دعا اور ذکر کا کوئی وقت مقرر نہیں ایسے ہی درود وسلام کا عام اور مطلق حکم ہے جب اور جس وقت پڑھا جائے جو روکتا ہے اسے کوئی آیت اور حدیث پیش کرنی چاہیے جس میں اللہ جل شانہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہو کہ اذان سے پہلے اور بعد کو درود وسلام نہ پڑھو اگر مگر چونکہ چنانچہ کے چکر سے سنی کو ہوشیار رہنا چاہیے۔

(۳) ہر نیک کام سے پہلے درود شریف (صلوٰۃ وسلام) احادیث مبارکہ سے ثابت ہے اذان بھی ایک نیک عمل ہے اس سے پہلے پڑھنے میں اُسے تامل ہے جسے درود وسلام سے ضد ہے۔

(۴) اذان کے وقت درود وسلام پڑھنے کا جواز علماء کرام ومخالفین نے صاف لکھا ہے۔

(۱) جلاء الافہام۔ لابن القیم　　(۲) القول البدیع۔ علامہ سخاوی محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۳) تبلیغی نصاب، فضائلِ درود۔ مولوی زکریا کاندھلوی دیوبندی۔

تحقیق بدعت: مخالفین کا یہ کہنا کہ فلاں کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھا یا صحابہ کرام نے نہیں کیا دھوکہ اور اُصول اسلام سے جہالت کا ثبوت دینا ہے کیونکہ ہزاروں بلکہ لاکھوں اُمور شریعت میں رائج ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام کے زمانہ میں نہ تھے اور صدیوں بعد مروج ہوئے مخالفین اور ہم سب انہیں اسلام سمجھ کر عمل میں لاتے ہیں لیکن اُن پر کبھی فتویٰ بازی نہیں ہوئی مگر درود وسلام پر کیوں؟ (اس کی وجہ آگے چل کر عرض کروں گا)

ان بدعات کا خلاصہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھیں۔

(۱) قرآن مجید کی سورتیں اور آیتیں جو مختلف صحابہ کے سینوں یا مختلف کپڑوں کے ٹکڑوں وغیرہ میں بکھرے موتی کی طرح تھیں کو (صحابہ) بالخصوص سیدنا ابوبکر وعمر وبعدکو سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے موجودہ قرآن کی صورت میں جمع کیا۔

(۲) بیس رکعات تراویح میں قرآن مجید حافظ قرآن سے سننا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رائج کیا۔

(۳) مسجد نبوی کچی تھی اور چھت بھی کھجور کے پتوں سے تیار تھی بعد میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں پکی چھت اور بھی مضبوط ہوئی۔

(۵) مسجد شریف میں روشنی کا انتظام نہ تھا، فرش اور دیوار بھی نہ تھی بعد میں روشنی کا انتظام ہوا اور فرش وغیرہ کی تکمیل بھی۔

لطیفہ: منکرینِ حدیث کہتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ" کے مطابق اسلام مکمل ہوگیا تو پھر صحابہ کرام کو ان اضافوں کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ تو جو جواب تم منکرین حدیث کو دوگے وہی جواب ہم تمہیں دیں گے۔

وہ امور جو صحابہ کرام کے زمانہ میں تھے۔

(۱) قرآن مجید کی تیس پاروں پر تقسیم۔

(۲) قرآن مجید کے ہر پارہ کا علیحدہ علیحدہ نام۔

(۳) قرآن مجید پر اعراب (زبر، زیر، پیش، مد، شد وغیرہ)

(۴) مسجد کی محراب

(۶) مسجد کے مینار وغیرہ وغیرہ۔

ان کے علاوہ اور بے شمار امور جو حجاج بن یوسف جیسے ظالم بادشاہ نے ایجاد کئے اور کئی امور بنو اُمیہ اور بنو عباس کے دور میں رائج ہوئے جنہیں آج اسلام میں بہت بڑی اہمیت حاصل ہے لیکن ان پر بدعت کا فتویٰ کیوں نہیں؟ اور درود و سلام پر کیوں؟

وہ امور جو اسلام میں رائج ہیں جو صدیوں بعد کو ایجاد ہوئے لیکن پتہ نہیں کہ موجد کون؟

(۱) ہر تلاوت کے بعد "صَدَقَ اللّٰهُ الْعِلِيّ الْعَظِيْم" پڑھنا۔

(۲) ایمان مجمل و ایمان مفصل کی تقسیم۔

(۳) شش کلمہ اور ان کا علیحدہ علیحدہ نام۔

(۴) یسرنا القرآن اور ایسے ہی قرآن کی تعلیم کے لئے قاعدے مثلاً نورانی قاعدہ، نوبھتی ملتانی قاعدہ وغیرہ وغیرہ۔

(۵) درود شریف میں صحابہ کا اضافہ۔

(۶) ظہر، مغرب، عشاء کی دو سنتوں کے بعد دو رکعت نفل وغیرہ وغیرہ۔

ان کے علاوہ بے شمار بدعات فقیر نے اپنی کتاب "تحقیق البدعة" اور "العصمة عن البدعة" میں گنائی ہیں۔ وہ بدعات ان لوگوں کو گوارا ہیں اور درود شریف کیوں گوارا نہیں؟

قواعد بدعت: فقیر یہاں مختصراً قواعد عرض کرتا ہے یقین ہو کہ مخالفین کی بدعت کی رٹ لگانا محض دھوکہ ہے۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں اسلام کے اصول مرتب ہوئے آپ کے وصال کے بعد اسلام میں کسی قسم کی ترمیم و اضافہ حرام ہے یہی وجہ ہے کہ نماز کی رکعت چار کی پانچ نہیں ہوسکتیں اور نہ تین کی دو وغیرہ وغیرہ۔

(۲) اصول اسلام کو تا قیامت محفوظ و مضبوط رکھنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اجازت بخشی ہے بلکہ اجر و ثواب کا

وعدہ فرمایا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

مَنْ سَنَّ فِی الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ [۲]

یعنی جس نے اسلام میں اچھا طریقہ جاری کیا اُسے اس کا ثواب ملے گا اور ان کا بھی جو اس پر اس کے بعد عمل کریں گے۔

فائدہ: حضرت ابوبکر، حضرت عمر ایسے ہی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے علاوہ جتنے امور ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں اسی قاعدہ کے تحت اور بفضلہٖ جتنے امور خیر جاری ہوئے ان کا ثواب جاری کرنے والے کو تا قیامت ملتا رہے گا۔

(۳) یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَنْ أَحْدَثَ فِی أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ [۳]

یعنی جو نیا کام نکالے ایسا کہ وہ دین سے نہیں تو وہ مردود ہے۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ نیا کام جو دین کے فائدے کا ہے وہ مردود نہیں اسی لئے فقہاء ومحدثین نے بدعت کی پانچ قسمیں بتائیں۔

(۱) واجب (۲) مستحب (۳) جائز (۴) حرام (۵) مکروہ (مرقات، جلد اول)

پہلی قسم کی بدعات شریعت میں اسی قاعدہ کے مطابق ہیں۔

---

[۲] (صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب الحث علی الصدقہ، جلد ۲، صفحہ ۷۰۵، رقم الحدیث ۱۰۱۷، مطبوعہ دار احیاء الترث العربی، بیروت)
(سنن نسائی، کتاب الزکوۃ، باب التحریض علی الصدقہ، جلد ۵، صفحہ ۷۶-۷۵، رقم الحدیث ۲۵۵۴، مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب)
(سنن ابن ماجہ، مقدمۃ باب من سنۃ حسنۃ اوسیئۃ، جلد ۱، صفحہ ۷۴، رقم الحدیث ۲۰۳، مطبوعہ دار الفکر بیروت)
(مسند احمد، جلد ۵، صفحہ ۳۵۹-۳۵۸، مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)
(صحیح ابن حبان، جلد ۸، صفحہ ۱۰۲-۱۰۱، رقم الحدیث ۳۳۰۸، مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

[۳] (مشکوٰۃ المصابیح، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الاول، صفحہ ۲۷، مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)
(صحیح مسلم، جلد ۳، صفحہ ۱۳۴۳، رقم الحدیث ۱۷۱۸، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)
(سنن ابن ماجہ المقدمہ باب تعظیم حدیث رسول اللہ، جلد ۱، صفحہ ۷، رقم الحدیث ۱۴، مطبوعہ دار الفکر بیروت)
(صحیح ابن حبان، جلد ۱، صفحہ ۲۰۷، رقم الحدیث ۲۶، مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

(۴) یہ بھی حضور ﷺ نے فرمایا: فما رآه المؤمنون حسنا فھو عند اللّٰہ حسن ۴

یعنی وہ کام جسے اہل اسلام اچھا جانیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

فائدہ: اسی قاعدہ پر اذان کے وقت درود وسلام و دیگر مسائل کو سمجھ لیجئے کہ خیر القرون کے بعد جن امور کو اہل اسلام کرتے آرہے ہیں انہیں بدعت کا فتویٰ لگایا تو تحریک وہابیت نے۔

(۵) جو کام دین کے اصول کو باقی رکھنے کے لئے بڑھایا جائے وہ طریقہ بدعت تو ہوگا لیکن شرعاً ثواب کا موجب ہوگا مثلاً اگر مسجدوں کو اسی طرح رہنے دیا جاتا جس طرح رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھیں کہ نہ فرش وفروش نہ اس کی زیب و زینت نہ پنکھے نہ بجلی نہ وضو کا انتظام نہ کوئی اور ضروریات جو دورِ حاضرہ میں مساجد پر خرچ کیا جاتا ہے تو ایک آدھ نمازی رہ جائے گا ایسے ہی قرآن مجید کی تعلیم کے مختلف طریقے اختیار کئے گئے ہیں ایسے ہی تعلیم میں کتنی تبدیلیاں آئیں اگر وہی اصحابِ صفہ والا طریقہ باقی رکھا جائے تو دین کا خدا حافظ۔ یہ صرف سمجھانے کے لئے بدعات کے اصول عرض کر دیئے ہیں کہ مخالفین ہر بات پر پڑھتے ہیں: كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ ۵

یعنی ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی دوزخ میں ہوگی۔

ہم کہتے ہیں حدیث شریف حق ہے لیکن مذکورہ بالا اصول کا جواب کیا ہے تو جو جواب تمہارا وہی جواب ہمارا۔

---

۴ (طبرانی کبیر، جلد ۹، صفحہ ۱۱۲، رقم الحدیث ۸۵۸۳، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل)

(مسند احمد، جلد ۱، صفحہ ۳۷۹، رقم الحدیث ۳۶۰۰، مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

(المستدرک للحاکم، جلد ۳، صفحہ ۸۳، رقم الحدیث ۴۴۶۵، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

(المدخل السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد ۱، صفحہ ۱۱۴، مطبوعہ دار الخلفاء للکتاب الاسلامی الکویت)

(مسند الطیالسی، جلد ۱، صفحہ ۳۳، رقم الحدیث ۲۴۶، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

۵ (سنن النسائی، کتاب صلاۃ العیدین باب الخطبۃ، جلد ۳، صفحہ ۱۸۹، رقم الحدیث ۱۵۷۸، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان)

(طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۹، صفحہ ۹۷، رقم الحدیث ۸۵۲۱، مطبوعہ العلوم والحکم، موصل عراق)

(لا لکائی، اعتقاد اہل السنۃ، جلد ۱، صفحہ ۷۷، رقم الحدیث ۸۵، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان)

(ابو نعیم اصبہانی، المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم، جلد ۲، صفحہ ۴۵۵، رقم الحدیث ۱۹۵۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان)

(بدعت کے بارے میں مزید تفصیل وتحقیق کے لئے حضور فیض ملت علیہ الرحمہ کی تصانیف ''بدعت ہی بدعت'' اور ''بدعت حسنہ کا ثبوت'' کا مطالعہ فرمائیں۔ رضوی)

اذان کے بعد درودوسلام: اذان کے بعد تو درودوسلام کا انکار دیوبندیوں وہابیوں کو خواہ مخواہ ہے کیونکہ نبی پاک ﷺ نے ہر اذان کے بعد درودوسلام پڑھنے کا حکم ہر امتی کو فرمایا ہے موذن ہو یا غیر موذن۔

حدیث شریف میں ہے: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا [۶]

یعنی حضرت عبداللہ ابن عمرا بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب موذن کی اذان سنو تو جس طرح وہ کہے تم بھی اسی طرح کہو جب وہ اذان ختم کرے تو مجھ پر درود شریف پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

تقریباً احادیث کی جملہ کتب اور فقہ کی مستند کتاب کے باب الاذان میں یہ حدیث شریف ہے۔مخالفین کے مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی نشر الطیب میں یہی حدیث لکھی ہے۔ [۷]

اذان سے پہلے: ممکن ہے مخالفین مذکورہ بالا صحیح حدیث کے سامنے ہتھیار ڈال دیں لیکن اذان سے پہلے کا انکار تو تا قیامت رہے گا اس لئے کہ اذان کے وقت درودوسلام کو سب سے پہلے محمد بن عبدالوہاب نجدی نے نہ صرف بند کرایا بلکہ مسجد نبوی کے موذن کو شہید کرادیا۔(الدرر السنیۃ) [۸]

یہاں پر فقیر صحیح روایات سے اذان سے قبل کی تصریحات عرض کرتا ہے۔

(۱)مروی ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت رسول اللہ ﷺ کا **بسم اللّٰہ اللھم صل علی محمد** پڑھنا معمول تھا۔(نسیم الریاض،مواہب مع شرح زرقانی) [۹]

---

[۶] (سنن ابی داؤد،کتاب الصلاۃ،باب مایقول اذا سمع الموذن،جلد ۱،صفحہ ۱۹۹،رقم الحدیث ۵۲۳،دارالفکر،بیروت)
(سنن الترمذی،کتاب المناقب عن رسول اللہ،باب فی فضل النبی ﷺ،جلد ۵،صفحہ ۵۸۶،رقم الحدیث ۳۶۱۴،داراحیاءالتراث العربی،بیروت)
(صحیح مسلم،کتاب الصلاۃ،باب استحباب القول مثل قول الموذن لمن سمعہ ثم،جلد ۱،صفحہ ۲۸۸،رقم الحدیث ۳۸۴،داراحیاءالتراث العربی،بیروت)

[۷] نشر الطیب میں یہ حدیث حضرت انس کی روایت اور نسائی کے حوالے سے مختلف الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔
(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ،فصل نمبر ۳۷،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کی فضیلت،صفحہ ۲۵۶،مشتاق بک کارنر،الکریم مارکیٹ،اُردو بازار،لاہور)

[۸] (الدررالسنیۃ فی الرد علی الوھابیۃ،بیان طرف من مقابحہ،صفحہ ۱۰۹-۱۰۸،مکتبۃ الاحباب)

[۹] (المواھب اللدنیۃ،ومنھا:عند دخول المسجد والخروج منہ،جلد ۲،صفحہ ۶۷۱،المکتبۃ التوفیقیۃ،القاھرۃ،مصر)

(۲) ترمذی شریف اور مشکوٰۃ شریف میں ہے:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ [۱۰]

یعنی نبی پاک ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود پڑھتے۔

(۳) بلکہ حضور ﷺ نے سب کو حکم فرمایا کہ إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [۱۱]

یعنی جب مسجد میں داخل ہوں تو نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجو۔

(۴) حضرت محمد ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعی ہیں صحابہ و تابعین کا معمول بتاتے ہیں کہ

كَانَ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ إِذَا دَخَلُوا الْمَسْجِدَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ [۱۱]

یعنی جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے یا نبی سلام علیك۔

(۵) حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، اِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ أَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَاالنَّبِيُّ

یعنی جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو کہتا ہوں یا نبی سلام علیك۔ [۱۲]

(۶) یہی حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔

اِذَا دَخَلَ وَاِذَا خَرَجَ وَلَمْ يُذْكِرِ الصَّلَاةَ [۱۲]

ایسی روایات بھی بکثرت ہیں ان سب کا خلاصہ یہی ہے کہ داخلہ مسجد سے پہلے درود وسلام پڑھنا مستحب ہے اور اذان مسجد سے باہر ہوتی ہے۔ اسپیکر کی حفاظت اور رواج سے اصل مسئلہ متروک نہ ہوگا اور موذن نے بھی اگر ان روایات پر عمل کر لیا تو شرعاً قباحت نہیں کیونکہ اس نے بھی درود شریف پڑھا ہے تو قبل از داخلہ مسجد خواہ چند لمحات پہلے اور اتنے لمحات پہلے درود شریف پڑھنا اگر کسی کو گوارا نہیں تو اپنی بدقسمتی پر ماتم کرے۔

مسجد میں اذان دی جاتی ہے تب بھی اس کے لئے درود شریف کا پڑھنا ثابت ہے لیکن منکر صرف بدعت بدعت کی رٹ لگاتا رہے تو اس کا علاج کون کرے۔

---

[۱۰] (سنن الترمذی، کتاب صلاۃ، باب ماجاء مایقول عند دخول المسجد، جلد۲، صفحہ۱۲۷، رقم الحدیث ۳۱۴، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

(مشکاۃ المصابیح، کتاب صلاۃ، باب المساجد ومواضع الصلاۃ، جلد۲، صفحہ۶۱۴، رقم الحدیث ۷۳۱، دار الفکر، بیروت)

[۱۱] (الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، الفصل التاسع حکم زیارۃ قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم وفضیلۃ من زارہ سلم علیہ وکیف الخ، جلد۲، صفحہ۲۰۳، دار الفیحاء، عمان)

[۱۲] (الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، الباب الرابع فی حکم الصلاۃ، الفصل الثالث المواطن التی یستحب فیھا الصلاۃ الخ، جلد۲، صفحہ۱۵۶، دار الفیحاء، عمان)

حضرت بلال کی اذان اور صلوۃ وسلام: مخالفین اکثر سوال کرتے ہیں کہ کیا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اذان کے وقت صلوۃ وسلام پڑھتے تھے اگر چہ ان کا یہ سوال جہالت پر مبنی ہے لیکن ہمارے عوام انہیں کیوں نہیں کہتے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا اسپیکر پر اذان پڑھی تھی؟ اسپیکر آگے رکھ کر اذان پڑھنا بدعت ہے یہ جائز ہے تو صلوٰۃ وسلام کیوں ناجائز؟ اگر وہ کہیں کہ یہ ضرورت کے لئے ہے تو ہمارا درود وسلام بھی ضرورتِ ایمان اور امتیاز مابین گروہ اسلامی وگروہ شیطانی کے لئے ہے۔

اس کے باوجود حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زورزور سے صلوٰۃ وسلام بارگاہ رسول ﷺ ثابت ہے اور وہ بھی آخری اذان میں۔ حلیۃ الاولیاء مصنف ابونعیم متوفی ۴۳۰ھ صفحہ ۷۵ مطبوعہ بیروت میں ہے،

فلما كان يوم الأحد ثقل فی مرضه فأذن بلال بالأذان ثم وقف بالباب فنادى السلام عليك يا رسول الله الخ [۱۳]

یعنی جب اتوار کا دن ہوا تو آپ کے مرض میں شدت ہوگئی بلال نے اذان دے کر در اقدس پر کھڑے ہوکر پکارا

"اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله"

فائدہ: حضور نبی پاک ﷺ نے یہ آواز سنی لیکن نہ روکا۔ یہ حدیث تقریری ہے روکنے والے نامعلوم احادیث سے ثابت شدہ امور کو بدعت بدعت کی رٹ لگانے کے عادی کیوں ہوگئے ہیں؟ ہم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری اذان دربارِ مصطفیٰ ﷺ سے درود وسلام اذان کے وقت کا ثبوت عرض کردیا وہ منع کرنے کی ایک حدیث پیش کریں۔

اذان کا درود کب سے؟ عرض کیا گیا ہے کہ حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، تابعین وتبع تابعین داخلہ مسجد سے پہلے درود شریف پڑھتے چلے آئے البتہ زور سے بہئیت کذائیہ ناصر الدین سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خود شروع کرایا جس پر اس دور کے فقہاء ومحدثین اور علماء بالخصوص استاذ الحرمین حضرت علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کے اس فعل پر انہیں خوب سراہا فرمایا: فَنِعْمَ مَا فَعَلَ، فَجَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا (فتاوی کبریٰ) [۱۴]

یعنی خوب کیا، انہیں اللہ تعالیٰ بہتر جزا دے۔

---

[۱۳] (حلیۃ الاولیاء، باب وھب بن منبہ، جلد۴، صفحہ ۷۵، دار الکتاب العربی بیروت)

[۱۴] (الفتاوی الفقیهتی الكبرى لابن حجر الهيتمی، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، جلد۱، صفحہ ۱۳۱، المکتبۃ السلامیۃ)

یہ ایسے ہے جیسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیس رکعات تراویح پڑھنے اور پھر حفاظ کے پیچھے قرآن سننے کا طریقہ جاری کیا تو خود فرمایا: نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هَذِهِ [۱۵]

یعنی کیسی اچھی بدعت ہے۔

ان کے اس طریقہ سے مسجد میں رمضان المبارک میں حفاظ کا پڑھنا اور عوام کا قرآن سننا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھ کر فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جزا دے کیا خوب اسلامی رونقیں ہیں۔

صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس کارنامے کو تمام فقہائے احناف، شوافع وغیرہم رحمہم اللہ نے سراہا (ملاحظہ ہو شامی، طحطاوی، مراقی، الفلاح، تاریخ الخلفاء وغیرہ وغیرہ) لیکن تعصب کا بیڑا غرق ہو مسلمان نما پارٹیاں دشمنانِ اسلام کو خوش کرنے کے لئے اس طریقہ خیر کو مٹانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں کیونکہ تاریخ شاہد ہے کہ صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ طریقہ تمام ممالک اسلامیہ میں رائج ہوا اور اب بھی تمام اسلامی ممالک میں رائج ہے۔ سیاح حضرات سے پوچھئے کہ مصر، شام، اردن، بغداد و دیگر اسلامی ممالک میں یہ طریقہ تاحال رائج ہے یہاں تک کہ ترک سلاطین کے دور تک یہ سلسلہ زوروں پر رہا اسلام کا پرانا دشمن انگریز کیا چاہتا تھا وہی جو تاریخ کہتی ہے کہ ''دنیائے اسلام پر دو بڑے کٹھن وقت آئے ایک وہ جب تاتاریوں نے مسلم ممالک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک روند ڈالا۔ دوسرا جب پہلی عالمی جنگ کے بعد یورپی اقوام نے سارے مسلم ممالک پر تسلط جمالیا تھا۔ اس جنگ میں جرمن اور ترک شکست کھا گئے تھے ان دنوں برطانیہ بہت طاقتور تھا آج امریکہ کو بھی وہ اقتدار حاصل نہیں برطانوی وزیر اعظم اس بات پر تلا ہوا تھا کہ ترکی نام کا کوئی ملک روئے زمین پر باقی نہ رہے بظاہر اس کی خواہش کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہ تھی مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے اتاترک نے موجودہ ترکی بچالیا۔'' (نوائے وقت ۲۴ جولائی ۱۹۸۹ء)

درود وسلام کا پہلا دشمن: یہ بھی تاریخ گواہ ہے کہ برطانیہ کی شہ پر نجدیوں نے حرمین طیبین پر قبضہ جمایا اور یہ بھی سب کو یقین ہے کہ نجدی نے ترکوں کے تمام جاری کردہ پروگرام مٹائے تاکہ آقا برطانیہ کو تسلی ہو کہ واقعی

---

[۱۵] (موطا امام مالک، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی قیام رمضان، جلد ۱، صفحہ ۱۱۴، رقم الحدیث ۲۵۰، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

(صحیح ابن خزیمہ، جلد ۲، صفحہ ۱۵۵، رقم الحدیث ۱۵۵، مطبوعہ مکتب الاسلامی بیروت)

(مصنف عبدالرزاق، جلد ۴، صفحہ ۲۵۸، رقم الحدیث ۷۷۲۳، المکتب الاسلامی بیروت)

(سنن الکبریٰ للبیہقی، جلد ۲، صفحہ ۴۹۳، رقم الحدیث ۴۳۷۸، مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرّمۃ)

(شعب الایمان للبیہقی، جلد ۳، صفحہ ۱۷۷، رقم الحدیث ۳۲۶۹، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

نجدی حکومت وفادار ہے مثلاً قبے ڈھائے، حرم کے چار مصلے بند کرائے، تبرکات کوایک ایک کر کے مٹایا۔ من جملہ اس کے درودوسلام پڑھنے کونہ صرف روکا بلکہ موذن کوشہید کرادیا چنانچہ الدرر السنیة میں ہے،

حتی أنه قتل رجل اعمٰی کان مؤذنا صالحاً ذا صوت حسن نهاه عن الصلوة علی النبی صلی اللّٰه علیه و آله وسلم فی المارة بعد الأذان فلم ینته و أتی بالصلاة علی النبی صلی اللّٰه علیه و آله وسلم فأمر بقتله فقتل، ثم قال: ان الربابة فی بیت الخاطئة: یعنی أن الزانیة اقل اثماً ممن ینادی بالصلوٰة علی النبی (صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم) فی المنائر [١٦]

یعنی اوراس (محمد بن عبدالوہاب نجدی) کی خباثتوں میں سے ایک یہ ہے کہ ایک نابینامتقی خوش آواز موذن کومنع کیا کہ منارہ پر اذان کے بعد صلوۃ نہ پڑھا کر، انہوں نے نہ مانااور حضوراقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر صلوۃ پڑھی اس نے اُن کے قتل کا حکم دے کرشہید کرادیا کہ رنڈی کی چھوکری اس کے گھر ستار بجانے والی اتنی گنہگار نہیں جتنا منارہ پر باآواز بلند نبی (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) پر درود بھیجنے والا۔

فائدہ: یہ کتاب مفتی مکہ محدث احمد دحلان شافعی مکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی لکھی ہوئی ہے۔اہل اسلام خود فیصلہ فرمائیں کہ سلطان صلاح الدین ایوبی کا اجرائے درودوسلام اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کی درودوسلام دشمنی میں آپ حضرات کوکون سی اداپسند ہےاور ساتھ ہی فیصلہ کرنا بھی لازمی ہے کہ ان میں گمراہ کون ہے اور ہدایت پر کون؟

فیصلہ از اھل سنت: ہم اہل سنت حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کودیگر کارناموں کے،اس کارنامہ پر نہ صرف مجاہد بلکہ نازش اسلام مانتے ہیں اور محمد بن عبدالوہاب کوگمراہ اور شیطان کا سینگ کہتے ہیں ۔عوام اہل اسلام درودوسلام کے منکرین سے مذکورہ بالا دوٹوک فیصلہ کا مطالبہ کریں اگروہ اس فیصلہ سے ہچکچائیں توسمجھ لیں کہ ان کے دل میں کھوٹ اوردال میں کالا کالا ہے۔

سوال: وہی بات تو آگئی کہ یہ درودوسلام بدعت ہےاور ایک بادشاہ کا جاری کردہ ہے ہمیں تو حدیث وقرآن کا فیصلہ چاہیے؟

جواب: فقیر پہلے قاعدہ عرض کر چکا ہے کہ اسلام نے ہمیں اصول دیئے ہیں انہیں اپنانے کے لئے طریقے مختلف ہوں تو اسلام کا عین مدعا ہے چنانچہ اسی درودوسلام کے لئے امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فتاوٰی کبرٰی میں حضرت سلطان

---

[١٦] (الدررالسنیة فی الرد علی الوهابیة، بیان طرف من مقابحہ، صفحہ١٠٩-١٠٨، مکتبۃ الاحباب)

صلاح الدین ایوبی قدس سرہ کو دعائیں دینے اور اُن کے اس عمل کو سراہنے کے بعد اسی سوال کا جواب لکھا کہ بِأَنَّ الْأَصْلَ سُنَّةٌ وَالْكَيْفِيَّةُ بِدْعَةٌ وَهُوَ ظَاهِرٌ كَمَا عُلِمَ مِمَّا قَرَّرْتُه مِنَ الْأَحَادِيْثِ [1]

یعنی اصل سنت ہے اور طریقہ (کیفیت) بدعت ہے اور یہ ظاہر ہے جیسا کہ احادیث کی روشنی سے میں نے ثابت کیا۔

اور یہی قاعدہ اسلام کے اکثر احکام و مسائل میں جاری و ساری ہے میں حیران ہوں کہ سلطان صلاح الدین ایوبی جیسے مجاہد کبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس کارنامہ سے تو ضد ہے مگر حجاج بن یوسف جیسے خونخوار ظالم کے بدعات قرآن مثلاً نقطے اعراب (زبر، زیر، پیش، مدوغیرہ) اور تیس پاروں کی تقسیم اور تیس پاروں کے علیحدہ علیحدہ نام مقرر کرنے پر سر تسلیم خم کیوں صرف اس لئے کہ صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے درود و سلام کا اجراء کیا تو معلوم ہوا کہ انہیں صلاح الدین سے ضد نہیں درود و سلام سے ضد ہے۔

مکرر سن لیں: دین و اسلام کا قاعدہ مذکورہ تا قیامت جاری رہے گا۔ مخالفین کا یہ حربہ غلط ہے کہ یہ درود و سلام صدیوں بعد رائج ہوا اگر اس پر مخالفین بضد ہیں تو ہمارا سوال ہے کہ مسجد کی محرابیں، مینار اور قرآن مجید کے اعراب صدیوں بعد اور نماز میں نیت لسانی تو چھٹی صدی کی پیداوار ہے اسی طرح بکثرت دینی اُمور صدیوں بعد رائج ہوئے ہیں ان سب کو چھوڑ دو اور "صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم" ہر تلاوت کے بعد پڑھنے کا تو سرے سے کوئی وجود ہی نہیں تو کیا صرف تمہیں درود و سلام سے ضد ہے؟

سوال: مانا کہ صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین اذان سے پہلے یا بعد کو پڑھتے ہوں گے لیکن سوال ہے اسپیکر پر زور سے پڑھنے کا کیا جواز اس سے کہاں لازم آیا کہ اذان کے وقت درود و سلام پڑھنا چاہیے؟

جواب: مخالفین قواعد اسلام کو چھوڑ کر سطحی باتیں کرتے ہیں کیا اسلام کا یہ قاعدہ عام نہیں کہ مقیس و مقیس علیہ کی علت جامعہ کی رو سے مسئلہ ثابت ہوتا ہے جب مسجد میں ہر آنے والا درود پڑھنے کا حق دار ہے تو موذن نے کون سا نقصان کیا ہے کہ وہ نہ پڑھے؟ بلکہ حق تو یہی ہے کہ اذان مسجد سے باہر ہو جو لوگ محض اسپیکر کی حفاظت کی خاطر ایک مکروہ عمل کے مرتکب ہو رہے ہیں اس پر ہم سب کو جھگڑا کرنا چاہیے کیونکہ سنی، دیو بندی، وہابی سب متفق ہیں کہ مسجد کے اندر اذان مکروہ ہے لیکن افسوس کہ جو مسئلہ جھگڑے کا تھا اس پر خاموشی ہے اور جو مسئلہ متفق علیہ (درود و سلام ہے اس پر دنگا فساد انا للہ وانا الیہ راجعون) جب ضروری ہے کہ اذان مسجد سے باہر ہو تو موذن اذان دے گا تو اگر مذکورہ احادیث کے مطابق درود شریف

---

[1] (الفتاوی الفقیھتی الکبری لابن حجر الھیتمی، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، جلد ۱، صفحہ ۱۳۱، المکتبۃ السلامیۃ)

پڑھ کراذان دے کر بعد میں مسجد میں داخل ہوتو کون سا خلافِ شرع کام کیا لیکن ضد کا علاج کون کرے؟ اذان سے پہلے یا بعد آہستہ درودوسلام کو مخالفین برداشت کر جائیں گے لیکن اسپیکر پر بدعت ہوگیا۔ ہمارا سوال ہے کہ خود اسپیکر پر اذان پڑھنا تو بھی بدعت ہے اس کا جواز تم نے کہاں سے نکال لیا؟ جہاں سے تم نے اسپیکر پر اذان کا جواز نکالا ہے وہاں سے ہم نے درودوسلام کا جواز ثابت کیا ہے۔

زور سے درود وسلام کی وجہ: جب دلائل سے ثابت ہے کہ درودوسلام پہلے سے پڑھا جارہا ہے لیکن جب سے تم نے روکا تب سے عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ نے زور سے پڑھنا شروع کیا کیونکہ ہر بیماری کا ایک علاج ہوتا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ مخالفین مسجدوں میں سنی بن کر گھس جاتے ہیں جب درود شریف پڑھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہاں خالص اہل سنت لوگ ہیں اہل حق و باطل کے درمیان امتیاز ضروری ہے تیسری وجہ یہ ہے کہ زور سے درود شریف پڑھنے سے مومن کے ایمان کو رونق نصیب ہوتی ہے۔

اور منافق کا دل جلتا ہے ہم اپنے ایمان کی رونق بڑھانے کے لئے زور سے درودوسلام پڑھتے ہیں کسی کو گوارا نہیں تو اپنے ایمان کی خیر منائے۔ بہرحال اصولی لحاظ سے اذان کے وقت صلوٰۃ وسلام پڑھنا جائز ہے صرف بدعت کی رٹ لگانے سے نہ درودوسلام رکا ہے نہ رک سکتا ہے البتہ روکنے والے مٹ گئے اور مٹ جائیں گے۔

بھولے بھالے سنیو: عیسائیوں، یہودیوں، کمیونسٹوں سے لے کر اسلام نما تمام بد مذاہب تمہیں مٹانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں ایک تم ہو جو غفلت کے نشہ میں مخمور ہو! ہوشیار ہو جاؤ....... اپنے مسلک پر ڈٹ جاؤ........ اپنے احباب واولاد اور متعلقین کو مسلک اہل سنت پر مضبوط کرو اسی میں نجات ہے۔

وماعلینا الا البلاغ المبین

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور، پاکستان